اورنگزیب یوسفزئی مئی 2014

تحقیق: کیا واقعی کعبہ بیت اللہ ہے؟ کیا مسجد الحرام کا معنی کعبہ ہے؟

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 13

بھائی منظور صاحب کے سوالات کے جواب میں،،، جن کے ذریعے وہ کعبہ، بیت اللہ اور حج کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں۔

ان کے سوالات اس طرح ہیں:

۱] "**رب هذا البيت**" ؟؟؟؟ **کیا یہ کعبے کی جانب واضح اشارہ نہیں؟؟؟** اس کے ضمن میں **سورۃ قریش** کا ترجمہ پیش کیا جا چکا ہے جہاں " هذا البيت " کے معانی کی تشریح کر دی گئی ہے۔ اس کا اشارہ کعبے کی جانب نہیں۔

۲] "**هذا البلد الامين**"؟؟؟؟ **کیا اس سے مراد مکہ اور کعبہ نہیں؟؟؟** اس ضمن میں **سورۃ التین** کا ترجمہ کیا جا چکا ہے، ذیل میں [۲] پر موجود ہے۔ یہاں بھی روایتی کعبے کی جانب اشارہ نہیں۔

۳] ۱۷/۱ : "**من مسجد الحرام الى مسجد الاقصىٰ**" ؟؟؟؟؟ **کیا یہاں مسجد الحرام سے مراد کعبہ نہیں؟** اس ضمن میں سورۃ اسریٰ کی متعلقہ آیات کا ترجمہ ذیل میں [۳] پر موجود ہے۔ یہاں بھی مسجد الحرام سے مراد روایتی کعبہ نہیں۔

۴] "**واد غير ذی زرع،،،،،،،عند بيتک المحرم**،،" ؟؟ **کیا یہاں بھی مکہ اور کعبہ مراد نہیں؟؟؟** اس ضمن میں ترجمہ سورۃ ابراہیم کے عنوان کے تحت ذیل میں [۴] پر موجود ہے۔ یہاں کہیں بھی کعبہ یا مکہ یا اس کے تقدس یا مرکزی مقام ہونے کی جانب کوئی اشارہ نہیں ہے۔

۵] ایک بہت اہم آیت، جس سے کعبے کی توثیق کا حتمی ثبوت ملتا ہے: **اجعلتم ثقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام، كمن آمن بالله و اليوم الآخر**۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے بارے آپ کیا کہیں گے ؟

نہیں، یہاں سے بھی یہ توثیق نہیں ہوتی۔ ترجمہ نمبر ۵] پر ملاحظہ فرمائیں۔

۶] **پھر مکہ میں کعبے کا حج کیوں ہوتا ہے؟؟؟**

لفظ "حج" کے معانی ومفہوم کی تشریح کافی وشافی طور پر ان تراجم کی سیریز میں "صوم وحج" کے عنوان کے ساتھ کی جا چکی ہے۔ جہاں مستند طور پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ حج سے مراد مغفرت کے لیے یا بین الاقوامی اجتماع کے لیے زیارت یا بڑا اجتماع نہیں ہے۔ **بلکہ دینِ الٰہی کی تفہیم و تسلیم کے لیے کسی بھی قریبی نظریاتی مرکز میں بحث ومباحثہ، یا اتمام حجت ہے۔ اگر ہم مسلمان اندھی تقلید کے خوگر اور بغیر تحقیق کیے بڑے بڑے کام کرنے کے عادی ہیں تو حج کی موجودہ شکل اختیار کرنے میں خود ہماری ہی غلطی ہے، اللہ تعالیٰ کا کوئی قصور نہیں ہو سکتا۔ "صوم وحج" کے عنوان کے تحت متعلقہ آیات کے تراجم طلب فرمائیں۔**

****

اب درج بالا پوائنٹ نمبر ۲ سے وضاحتیں پیشِ خدمت ہیں۔

۲] سورۃ التین:

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (١) وَطُورِ سِينِينَ (٢) **وَهَـٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ** (٣) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (٤) ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ (٥) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (٦) فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ (٧) أَلَيْسَ اللَّـهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (٨)

۹۵/۱ – ۹۵/۳ : وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ (١) وَطُورِ سِينِينَ (٢) **وَهَـٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ**

قسم ہے انجیر اور زیتون جیسی نعمتوں کی، اور شان وشوکت، نام ونمود والے اس مرحلے کی [وَطُورِ سِينِينَ] جہاں تم پہنچ چکے ہو، اور قسم ہے اس **مامون ومحفوظ کیے گئے خطہءِ زمین کی [الْبَلَدِ الْأَمِينِ]** جو اب تمہیں حاصل ہو چکا ہے،

۹۵/۴: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ - ۹۵/۵: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ

کہ ہم نے تو انسان کی تخلیق بہترین ترتیب وتوازن کے ساتھ انجام دی تھی۔ لیکن تمہیں اس مرحلے تک پہنچنے کے لیے انسانوں کے ہاتھوں جن مصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ صرف اس سبب سے تھا کہ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی نے انہیں پست ترین درجے میں واپس بھیج دیا تھا۔

۹۵/۶: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ۔

سوائے تمہاری اس جماعت کے جنہوں نے یقین وایمان کی دولت پالی اور معاشرے کی فلاح کے لیے صلاحیت افروز اور تعمیری کام کیے۔ پس ان سب کے لیے ایسا انعام مقرر کیا گیا ہے جو انہیں بغیر احسان مند ہوئے خودکار انداز میں مل جائے گا۔

۹۵/۷: فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ

اب اس کامیابی کے مرحلے کے حصول کے بعد ہمارے تجویز کردہ نظام زندگی [ضابطہِ کردار] کے بارے میں تمہیں کیسے جھٹلایا جا سکے گا؟

۹۵/۸: أَلَيْسَ اللَّـهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (٨)

تو کیا اب یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ اللہ ہی تمام حاکموں سے بڑا حاکم ہے؟

اور اب رواں ترجمہ:

قسم ہے انجیر اور زیتون جیسی نعمتوں کی، اور شان و شوکت، نام و نمود والے اس مرحلے جہاں تم پہنچ چکے ہو، اور قسم ہے **اس مامون و محفوظ کیے گئے خطہءِ زمین کی** جو اب تمہیں حاصل ہو چکا ہے، کہ ہم نے تو انسان کی تخلیق بہترین ترتیب و توازن کے ساتھ انجام دی تھی۔

لیکن تمہیں اس مرحلے تک پہنچنے کے لیے انسانوں کے ہاتھوں جن مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ صرف اس سبب سے تھا کہ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی نے انہیں پست ترین درجے میں واپس بھیج دیا تھا۔ سوائے تمہاری اس جماعت کے جنہوں نے یقین و ایمان کی دولت پالی اور معاشرے کی فلاح کے لیے صلاحیت افروز اور تعمیری کام کیے۔ پس ان سب کے لیے ایسا انعام مقرر کیا گیا ہے جو انہیں بغیر احسان مند ہوئے خود کار انداز میں مل جائے گا۔ اب اس کامیابی کے مرحلے کے حصول کے بعد ہمارے تجویز کردہ ضابطہِ کردار کے بارے میں تمہیں کیسے جھٹلایا جا سکے گا؟ تو کیا اب یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ اللہ ہی تمام حاکموں سے بڑا حاکم ہے؟

بریکٹوں میں دیے گئے مشکل الفاظ کا مستند ترجمہ:

[وَطُورِ سِينِينَ]: **طور:** گرد گھومنا، قریب جانا، وقت یا ایک خاص وقت؛ متعدد مرتبہ؛ تعداد / پیمانہ / حد / پہلو / شکل و صورت / حلیہ / طور طریقہ / تہذیب و آداب / قسم / طبقہ / مرحلہ / درجہ؛ سینا پہاڑ، زیتون کا پہاڑ؛ بہت سے دوسرے پہاڑ، وہ پہاڑ جہاں درخت پیدا ہوتے ہوں؛ خود کو انسانوں سے علیحدہ کر لینا، اجنبی، آخری حد، دو انتہاؤں کا سامنا۔

سینین: س ن و: سنا: شان و شوکت، رحمتیں اور انعامات، ناموری۔ بعض اسے سیناء سے ملاتے ہیں جو صحرائے سینائی میں ایک پہاڑ ہے۔ مگر جس کی کوئی ٹھوس توجیہ یا لسانی بنیاد نہیں ہے۔

[الْبَلَدِ الْأَمِينِ]: البلد: زمین کا ایک خطہ، حدود مقرر کردہ قطعہِ اراضی، آبادی کا علاقہ، آباد شہر۔

البلد الامین = وہ خطہِ زمین جسے مامون و محفوظ کر لیا گیا ہو۔

****

۳] سورة اسراء

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا **مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى** الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

بلند و بے عیب ہے وہ ذات جس نے تاریکیوں کے تسلط کی کیفیت میں[لَيْلًا] اپنے فرماں بردار بندے کو سفر ہجرت کے قصد کی ہدایت دی[أَسْرَىٰ] ،**ایک ممنوع کیے گئے مقام اطاعت وعبودیت[الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ]** سے، بہت دور کے ایک دوسرے مرکزِ اطاعت وعبودیت[الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى] کی جانب کہ جس کے اطراف وجوانب کو، یعنی عمومی ماحول وفضا [environment] کو[حَوْلَهُ] ہم نے ما قبل ہی سے ذریعہِ فیض وبرکات، یعنی ساز گار بنا دیا تھا[بَارَكْنَا]، تا کہ ہم اسے وہاں اپنی خوش آئند نشانیاں دکھائیں۔ در حقیقت وہ ذاتِ پاک تمہاری جدوجہد کے تمام معاملات کی مسلسل سماعت فرماتا اور ان پر ہمہ وقت بصیرت کی نظر رکھتا ہے۔

اور اب رواں ترجمہ:

بلند و بے عیب ہے وہ ذات جس نے تاریکیوں کے تسلط کے درمیان اپنے فرماں بردار بندے کو سفر ہجرت کے قصد کی ہدایت دی ، **ایک ممنوع کیے گئے مقامِ اطاعت وعبودیت سے، دُور کے اُس مرکزِ اطاعت وعبودیت کی جانب** کہ جس کے اطراف وجوانب کو، یعنی عمومی ماحول وفضا[environment] کو ہم نے ماقبل ہی سے اس کے مشن کے لیے ذریعہِ فیض وبرکات یعنی مکمل ساز گار بنا دیا تھا۔ اور یہ اس مقصد کے تحت کہ ہم اسے وہاں اپنی خوش آئند نشانیاں دکھا دیں۔ در حقیقت وہ ذاتِ پاک تمہاری جدوجہد کے تمام معاملات کی مسلسل سماعت فرماتا اور ان پر ہمہ وقت بصیرت کی نظر رکھتا ہے۔

بریکٹ شدہ الفاظ کے مستند تراجم:

[لَيْلًا]: تاریک رات مین، ایک شب وروز میں، سورج کے غروب ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک؛ the civil day from sunset to sunset، اندھیروں میں۔

[أَسْرَىٰ] : بلند ترین مقام، چوٹی، پانی کا نشمہ، ندی، قوم کا سربراہ، رات کا سفر: سفر؛ رخصت ہونا، کسی کو رات کے سفر کے لیے کہنا؛ بلند مقام کی طرف لوٹنا یا ہجرت کر جانا؛ travel during night, to depart, ; to make anyone to travel by highest point; summit; rivulet; fountain,; stream; chief of the nation, repair to an upland;

[الْمَسْجِدِ] : س ج د: برتری، اتھارٹی تسلیم کرلینا؛ جھک جانا، خود کو حقیر کرنا؛ تعظیم دینا، اطاعت کرنا، انکساری / عاجزی کرنا، سلوٹ کرنا؛ احکامات کے سامنے جھک جانا؛ [مفرداتِ راغب: اصل معنی فروتنی اور عاجزی ہیں]

مسجد: سجد سے اسم ظرف اور اسم مفعول: **وہ جگہ یا مرکز جہاں جھکنا، اطاعت کرنا ہے، یا وہ احکامات جن کے سامنے جھکنا اور جن کی اطاعت کرنا ہے۔**

[الْحَرَامِ]: **[یہ لفظ متضاد معانی پر محیط ہے یعنی حرام اور ممنوع بھی اور محترم یا قابلِ احترام بھی۔ استعمال سیاق و سباق کے مطابق ہوگا۔]** ممنوعہ، جرم، غیر قانونی، نا قابلِ خلاف ورزی،، لعنتی، انکار کرنا، پابندیوں والا؛ محترم، مقدس، حرمت والا،۔

[الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى]: ق ص و: دور دراز، فاصلے پر، دور چلے جانا، انتہا۔ اقصیٰ: زیادہ دور، زیادہ فاصلے پر

[حَوْلَهُ] : اس کا ماحول، اس کے اطراف و جوانب؛ اس کے گرداگرد۔

[بَارَكْنَا] : ہم نے برکت دی، ساز گار، محکم، مضبوط بنا دیا۔

****

۴] سورة ابراہیم : ۱۴/۳۵--

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ **هَٰذَا الْبَلَدَ** آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ (۳۵)

اور یاد کرو وہ وقت جب ابراھیم نے عرض کیا کہ اے رب **اس خطہِ زمین [الْبَلَدَ]** کو امن والا بنا دے اور میری اور میرے بیٹوں [بَنِيَّ] یعنی جانشینوں کی مدد فرما کہ ہم ان تمام خود ساختہ خیالات و نظریات [الْأَصْنَامَ] سے دور رہیں جو ہمیں اللہ کی محکومیت سے بیگانہ کر دیں [أَن نَّعْبُدَ]۔

آیت: ۱۴/۳۶

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٣٦)

اے رب، یہ وہ خود ساختہ نظریات ہیں جنہوں نے انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کر دیا ہے۔ پس جو بھی صرف میرا اتباع کرے گا صرف وہ ہی میری جماعت سے ہو گا، اور جس نے بھی میری معصیت کا ارتکاب کیا تو اس کی نجات کے لیے تُو سامانِ حفاظت اور رحمت عطا کرنے والا ہے۔

آیت : ۱۴/۳۷

رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ **عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ** رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (٣٧)

اے ہم سب کے پالنے والے، میں نے اپنی آل اولاد [مِن ذُرِّيَّتِي] کو تیرے **قابلِ احترام نظریاتی مرکز [بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ]** کے پاس ایک ایسی سوچ اور مسلک رکھنے والوں میں [بِوَادٍ] بسا دیا ہے جہاں تیری ہدایت کا بیج ڈالنے کے لیے زمین تیار نہیں کی گئی ہے [غَيْرِ ذِي زَرْعٍ]۔ اے ہمارے رب یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ وہ یہاں کے لوگوں میں تیرے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کر دیں [لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ]۔ پس تجھ سے گذارش ہے کہ تُو یہاں کے لوگوں کے شعوری رجحانات [أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ] کو ان کے مشن کی جانب پھیر دے، اور پھر انہیں اس کے خوشگوار نتائج سے بہرہ ور فرما دے [وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ] تاکہ ان کی کوششیں بار آور ہوں [يَشْكُرُونَ]۔

آیت: ۱۴/۳۸

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّـهِ مِن شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

اے ہمارے رب بیشک تو وہ بھی جانتا ہے جو ہمارے باطن میں پوشیدہ ہے، اور وہ بھی جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ سے اس کائنات میں موجود کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

آیت: ۱۴/۳۹

(۳۸) الْحَمْدُ لِلَّـهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (۳۹)

اور حمد و ثنا ہے اللہ تعالی کے لیے جس نے مجھے کبر سنی میں اسماعیل اور اسحاق عطا کیے۔ بیشک میرا رب خواہشات کو سنتا اور پورا فرماتا ہے۔

آیت: ۱۴/۴۰

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (٤٠)

اے رب مجھے اس قابل بنادے کہ میں اور میری آل اولاد تیرے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کر سکیں۔ اے ہمارے رب تُو ہماری یہ دعا ضرور قبول فرمالے۔

آیت: ۱۴/۴۱

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (٤١)

اور اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور تمام امن و ایمان کے ذمہ داران کو احتساب کی سٹیج قائم ہونے کے مرحلے میں [يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ] تحفظ عطا فرمادے [اغْفِرْ]۔

اب رواں ترجمہ:

اور یاد کرو وہ وقت جب ابراھیم نے عرض کیا کہ اے رب **اس خطہِ زمین** کو امن والا بنادے اور میری اور میرے بیٹوں یعنی جانشینوں کی مدد فرما کہ ہم ان تمام خود ساختہ خیالات و نظریات سے دور رہیں جو ہمیں اللہ کی محکومیت سے بیگانہ کر دیں۔

اے رب، یہ وہ خود ساختہ نظریات ہیں جنہوں نے انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کر دیا ہے۔ پس جو بھی صرف میرا اتباع کرے گا صرف وہ ہی میری جماعت سے ہو گا، اور جس نے بھی میری معصیت کا ارتکاب کیا تو اس کی نجات کے لیے تُو سامانِ حفاظت اور رحمت عطا کرنے والا ہے۔

اے ہم سب کے پالنے والے، میں نے اپنی آل اولاد کو تیرے **قابلِ احترام نظریاتی مرکز** کے پاس ایک ایسی سوچ اور مسلک رکھنے والوں میں بسا دیا ہے جہاں تیری ہدایت کا بیج ڈالنے کے لیے زمین تیار نہیں کی گئی ہے۔ اے ہمارے رب یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ وہ یہاں کے لوگوں میں تیرے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کر دیں۔ پس تجھ سے گذارش ہے کہ تُو یہاں کے لوگوں کے شعوری رجحانات کو ان کے مشن کی جانب پھیر دے، اور پھر انہیں اس کے خوشگوار نتائج سے بہرہ ور فرما دے تاکہ ان کی کوششیں بار آور ہوں۔

اے ہمارے رب بیشک تو وہ بھی جانتا ہے جو ہمارے باطن میں پوشیدہ ہے، اور وہ بھی جو ہم ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ سے اس کائنات میں موجود کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور حمد و ثنا ہے اللہ تعالی کے لیے جس نے مجھے کبر سنی میں اسماعیل اور اسحاق عطا کیے۔ بیشک میرا رب خواہشات کو سنتا اور پورا فرماتا ہے۔ اے رب مجھے اس قابل بنا دے کہ میں اور میری آل اولاد تیرے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کر سکیں۔ اے ہمارے رب تُو ہماری یہ دعا ضرور قبول فرما لے۔

اور اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور تمام امن و ایمان کے ذمہ داران کو اُس مرحلے میں بھی تحفظ عطا فرما دے جب تیرے احتساب کی سٹیج قائم ہو گی۔

اور اب بریکٹ شدہ اہم الفاظ کے مستند تراجم، جن کے لیے دو عدد مستند لغات سے مدد لی گئی ہے۔

[الْبَلَدَ] : خطہِ زمین، ایسا علاقہ جو حدود کے اندر واقع ہو، ایک آباد علاقہ، ایک شہر۔

[بَنِيَّ] : baniyya : بیٹے، اولاد، جانشین: جمع کا صیغہ ہے۔ اسی کا واحد ہے: banayya : میرا بیٹا

[الْأَصْنَامَ]: الراغب: وہ تمام چیزیں جو انسان کو خدا کی طرف سے موڑ دیں؛ ہر چیز جو انسان کی توجہ کو دوسری جانب منعطف کر دے؛ جس کی بھی اللہ کے علاوہ اطاعت کی جائے؛ نیز پتھر یا لکڑی کی کوئی بھی صورت جو پرستش کے لیے بنائی گئی ہو۔

[أَن نَّعْبُدَ]۔ کہ ہم اطاعت و فرماں برداری نہ کریں۔

[مِن ذُرِّيَّتِي] : میری اولاد؛ میری نسل؛ یا میری اولاد میں سے۔

[بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ] : تیرا قابلِ احترام نظریاتی مرکز؛ تیرے احکامات کی تعمیل کا مرکز؛ تیرا محترم ادارہ؛ مرکزِ حکومتِ الٰہیہ۔

[بوَادٍ] : واد؛ودی؛ودیان: طریقہ، مذہب، اسلوب، طرز، سوچ، وادی، دریا کی وادی یا گذرگاہ، نشیب، کیمپ؛[الراغب: فلاں فی واد غیر وادیک = فلاں کا مسلک تجھ سے جداگانہ ہے- قاموس الوحید: هما من واد واحد = وہ دونوں ایک ہی اصل سے یا طریقے یا مسلک سے ہیں]

[غَيْرِ ذِي زَرْعٍ] : بیج نہ ڈالا گیا، فصل نہ بوئی گئی، جہاں زمین تیار نہ کی گئی، بیج ڈالنے اور فصل اگانے کے لیے۔

[لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ] : تاکہ وہ اللہ کے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کریں۔

[أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ]: لوگوں کے رحجاناتِ قلب، میلانِ طبع، سوچ و فکر۔

[وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ]:   ثمرات: صرف پھل نہیں بلکہ خوشگوار نتائج، اجر، ثواب، انعامات

[يَشْكُرُونَ]۔ان کی کوششیں بھرپور نتائج پیدا کریں۔ شکر: کوششوں کے بھرپور نتائج پیدا ہونا۔

[يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ] : وہ وقت، دور یا سٹیج جب انسانوں کے اعمال پر احتساب کی کاروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اور سزا و جزا کا فیصلہ ہو گا۔[استعاراتی اسلوب]

[اغْفِرْ]۔غ ف ر: تحفظ اور بچاؤ کے اسباب عطا کرنا۔

****

۵] سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام

التوبۃ : ۱۹-۲۰

اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام، کمن آمن باللہ و الیوم الآخر و جٰھد فی سبیل اللہ۔ لایستون عنداللہ۔ واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین۔ اللذین اٰمنو و ھاجروا و جاھدُوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفُسھم، اعظمُ درجۃ عند اللہ۔ و أولٰئک ھم الفآئزون۔

کیا دلائل کے ساتھ اتمامِ حجت چاہنے والوں [الحاج] کی علمی پیاس کو سیر اب [سقاية] کرنے، اور واجب الاحترام مرکزِ اطاعت و عبودیت [المسجد الحرام] میں فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے اسے آباد رکھنے [عمارة] کے عمل کو تم اُن لوگوں کے عمل کی مانند بنانے کی کوشش کرتے ہو [اجعلتم] جنہوں نے اللہ پر ایمان اور دورِ آخرت پر یقین رکھتے ہوئے، اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے عملی جہاد کیا؟؟؟ نہیں، وہ اللہ کے نزدیک مساوی نہیں ٹھہرتے۔ یہ حق کے ساتھ ناحق کرنا ہے اس لیے یاد رہے کہ اللہ کا قانون حق تلفی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ در حقیقت جو لوگ اللہ کی راہنمائی پر ایمان لائے، اور اس کی خاطر ہجرت کا دکھ برداشت کیا، اور اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنے اموال اور اپنی جانوں کی قربانی دے کر جدوجہد کی، انہی کا درجہ اللہ کے نزدیک عظیم تر ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہوئے۔

اب رواں ترجمہ:

کیا دلائل کے ساتھ اتمامِ حجت چاہنے والوں کی علمی پیاس کو سیر اب کرنے، اور واجب الاحترام مرکزِ اطاعت و عبودیت میں فرائض کی ادائیگی کرتے ہوئے اسے آباد رکھنے کے عمل کو تم اُن لوگوں کے عمل کی مانند بنانے کی کوشش کرتے ہو جنہوں نے اللہ پر ایمان اور دورِ آخرت پر یقین رکھتے ہوئے، اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے عملی جہاد کیا؟؟؟ نہیں، وہ اللہ کے نزدیک مساوی نہیں ٹھہرتے۔ یہ حق کے ساتھ ناحق کرنا ہے اس لیے یاد رہے کہ اللہ کا قانون حق تلفی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ در حقیقت جو لوگ اللہ کی راہنمائی پر ایمان لائے، اور اس کی خاطر ہجرت کا دکھ برداشت کیا، اور اللہ کے مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنے اموال اور اپنی جانوں کی قربانی دے کر جدوجہد کی، انہی کا درجہ اللہ کے نزدیک عظیم تر ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہوئے۔

بریکٹوں میں دیے ہوئے مشکل الفاظ کے مستند معانی:

سقایۃ: پانی دینے کا یا آبپاشی کا نظام، اس نظام کا آفس، وہ مقام یا مرکز جہاں سے پیاس کو سیر اب کیا جائے، وہ برتن جس میں کچھ پینے کو دیا جائے، {استعارہ} سقاک اللہ = اللہ تجھے خوب سیر اب کر دے۔ کسی کمی کو فراوانی دے کر سیر اب کر دینا۔

[حاج] حج: وہ اس پر دلائل سے غالب آیا؛ دلائل دینا، حجت کرنا، الزام کو دلیل سے ثابت کرنا، ثبوت، شہادت یا گواہی۔

ایسا کرنے والا = حاج۔

[عمارۃ]: ع م ر: پھلنا پھولنا، خوشحال ہونا، ترقی کرنا، آبادی کرنا، لوگوں سے بھرنا، آباد کرنا، تہذیب یافتہ ہونا، فراوانی کا مالک ہونا، زندگی سے بھرپور ہونا، ترقی کا باعث بننا، خوشحال کرنا، تعمیر کرنا، جوڑ کر فٹ کرنا، بنانا، بحال کرنا، جینے دینا، محفوظ کرنا